تمنائیں

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

خواہشات' آرزوئیں' تمنائیں اور امیدیں ---- انسانی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ کبھی کبھی انسان ایسی ایسی خواہشات اور ایسی ایسی تمنائیں اور آرزوئیں اپنے دل میں رکھتا اور زبان پہ لاتا ہے کہ جن کا بظاہر پورا ہونا محال نظر آتا ہے۔ ایک مومن کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے کس قسم کی امیدیں' آرزوئیں اور تمنائیں وابستہ رکھ سکتا ہے۔ اقبال نے کہا ہے۔

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو روح کو تڑپا دے جو قلب کو گرما دے

جی ہاں! مسلمان کو زندہ تمنا ہی کی ضرورت ہے۔ ایک مسلمان اپنی زندگی میں بے شمار تمنائیں رکھتا ہے' کافر بھی تمناؤں سے خالی نہیں مگر دونوں کی تمناؤں میں بڑا فرق ہے۔ ایک مسلمان ایسے مستقبل کی تمنا کرتا ہے جو اس کی دنیا و آخرت کے لیے مفید ہو۔ اس کی ایک فطری تمنا' حصول جنت وما فیہا اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ ایک مسلمان کی آرزوئیں کتاب و سنت کے تابع ہوں تو یقیناً اسے دنیا و آخرت کی سرخروئی نصیب ہوگی۔

اس موضوع پر متقدمین علما نے مستقل کتابیں لکھی ہیں اور سب نے اپنی تصانیف میں اس عنوان سے ابواب قائم کیے ہیں' مثلاً امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا بغدادی (م ۲۸۱ھ) نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "المتمنین" (تمنا کرنے والے) رکھا ہے۔ امام بخاری (م ۲۵۶ھ) نے بخاری میں ایک فصل کتاب التمنی کے نام سے قائم کی ہے جس میں انیس حدیثیں تمنا سے متعلق بیان کی ہیں۔

تمنا' اردو میں عام استعمال ہوتا ہے' اصطلاحی اعتبار سے ابن حجر اور عینی کے مطابق اس کے معنی مستقبل سے متعلق ارادہ ہیں۔ تمنا کے ایک معنی تلاوت کے بھی ہیں مگر جب امنیہ کے طور پر استعمال ہو' جیسے قرآن کریم میں ہے: اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ۔ (الحج ۲۲:۵۲)۔ لغت کے امام الازہری فرماتے ہیں کہ تلاوت کو تمنا' تمنی یا امنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ تلاوت کرنے والا جب کسی آیت رحمت کو پڑھتا

ہے تو وہ رحمت کے حصول کی تمنا کرتا ہے اور جب کسی عذاب کی آیت کو پڑھتا ہے تو عذاب سے بچنے کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ تمنا کا اطلاق جھوٹ پر بھی ہوتا ہے کیونکہ دروغ گو اپنے دل میں ایک بات بناتا اور پھر اسے بیان کر دیتا ہے۔ اسی لیے جھوٹی حدیثوں کو "امانی" کہا جاتا ہے۔ کلام الٰہی سے بھی تمنا کے اس معنی کی تائید ہوتی ہے: وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ (البقرہ ۲:۷۸) "ان میں بعض ان پڑھ ہیں جو کتاب کا علم تو رکھتے نہیں، جھوٹی آرزوؤں کو لیے بیٹھے ہیں"۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں: (ما تمنیت منذ اسلمت) یعنی میں نے جب سے اسلام قبول کیا کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

تمنا کرنا ایک عمل مباح ہے بشرطیکہ کسی مذموم یا شرعاً ممنوع چیز کی تمنا نہ کی جائے۔ امام بخاری و ترمذی کے شیخ ابو عبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمنا کی اجازت منقول ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ: اِذَا تَمَنّٰی اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ "جب تم میں سے کوئی تمنا کرے یعنی اللہ سے مانگے تو بکثرت مانگے کیونکہ مانگنے والا جس سے مانگ رہا ہے، وہ اس کا رب ہے"۔ امام بغوی فرماتے ہیں یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے رب سے دنیا و آخرت کی بھلائی کی کوئی چیز طلب کرے چنانچہ اگر وہ کوئی بہت بڑی خواہش بھی ہوگی اور اس میں اللہ سے گڑگڑا کر سوال کرے گا تو جائز ہے کیونکہ اللہ نے خود فرمایا ہے: وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ "اللہ سے اس کا فضل مانگو"۔

ایک حدیث ہے: اِذَا تَمَنّٰی اَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنّٰى فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِيَّتِهٖ "جب تم میں سے کوئی شخص تمنا کرے تو دیکھ لے کہ وہ کس چیز کی تمنا کر رہا ہے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کی تمنا میں اسے کیا مل جائے"۔

رہا معاملہ اس حکم خداوندی کا جس میں تمنا سے ممانعت پائی جاتی ہے یعنی یہ آیت مبارکہ: وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (النساء ۴:۳۲) "اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو"۔ اس سے مراد ایسی تمنا کی ممانعت ہے جس میں کسی کو حاصل شدہ نعمتوں کے زوال کی تمنا ہو، کیونکہ یہ حسد کی کیفیت ہے۔

تمنا کی اقسام

تمنا کی دو قسمیں ہیں: ایک تو تمنائے محمود (یعنی پسندیدہ و جائز) اور دوسری تمنائے مذموم (یعنی ناپسندیدہ و ناجائز)۔ بعض علما نے اس کی ایک تیسری قسم کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ابن الجوزی نے تمنا پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمنا کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان یہ تمنا کرے کہ اسے کسی دوسرے کا مال مل جائے اور وہ دوسرا اس مال سے محروم ہو جائے۔ یہ حسد ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی انسان یہ تمنا کرے کہ اسے بھی فلاں شخص کی طرح مال مل جائے، مگر اس شخص کا مال بھی اس کے پاس

رہے' یہ رشک ہے۔ اور تیسری قسم یہ ہے کہ کوئی عورت مرد ہونے کی یا مرد عورت ہونے کی تمنا کرے۔ انسان کا اللہ کے اس فیصلے یا قضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اسے چاہیے کہ دنیا و آخرت کی کوئی اور بھلائی مانگے۔

ہم اپنی تمناؤں کے لیے احادیث سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ **قرآن اور علم کی تمنا:** حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "دو باتوں کے سوا حسد (رشک) روا نہیں' ایک تو ایسا شخص جسے اللہ نے قرآن کی دولت بخشی ہو اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہو' ایسے شخص کو دیکھ کر یہ آرزو کی جا سکتی ہے کہ اگر مجھے بھی اس کی طرح (حفظ) قرآن کی دولت میسر آئے تو میں بھی اسی طرح اس کی تلاوت کروں جیسے یہ کر رہا ہے"۔ یہاں حسد سے مراد رشک ہے جسے حسد محمود کہا جاتا ہے اور جس میں کسی دوسرے کو میسر نعمتوں کے زوال کی خواہش نہیں ہوتی' بلکہ اپنے لیے اس جیسی نعمتوں کی خواہش ہوتی ہے۔

۲۔ **مال عطا کرنے کی تمنا:** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "میرے پاس کچھ نہ ہو' ماسوائے اس کے جو میں قرض کی ادائگی کے لیے رکھ لوں' جب کہ اسے قبول کرنے والے مجھے مل جائیں"۔

۳۔ **شہادت کی تمنا:** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں قتل کیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں...."

امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث میں شہادت اور بھلائی کی تمنا ہے اور ایک ایسی بھلائی کی آرزو ہے جو عادتاً پوری نہیں ہو سکتی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس میں ایسی آرزو کرنے کا جواز ہے جو کسی ایسی بھلائی کی ہو جس کا حصول بظاہر (اگرچہ) ناممکن ہی ہے۔ اور اگر ایسی شہادت کی تمنا کرے جس میں اسے حقیقی رغبت ہے تو یہ درست ہے۔ اس سلسلے میں مزید کئی احادیث بھی ملتی ہیں ان میں سے ایک حضرت انسؓ سے مروی ہے: مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ يُصِبْهَا (مسلم) "جو شخص سچے دل سے شہادت کی آرزو کرے اسے اس کا اجر مل جائے گا اگرچہ وہ شہادت نہ پائے"۔

۴۔ **بار بار شہادت کی تمنا:** حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی بھی شخص جسے جنت مل گئی ہو گی وہ دنیا میں واپسی کی خواہش نہ کرے گا۔ ماسوا شہید کے کہ اس کے دل میں مرتبہ شہادت کی جو عظمت پیدا ہو چکی ہو گی' اس کی بنا پر وہ چاہے گا کہ وہ دس بار دنیا میں جائے اور ہر بار شہادت پا کر لوٹے"۔

۵- **مغفرت کی تمنا:** حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے ایک جنازے پر یہ دعا پڑھی جسے میں نے یاد کر لیا اور وہ دعا یہ تھی: "اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت میں رکھ، اور اس کو معاف فرما۔ اس کی عزت کے ساتھ مہمانی کر، اس کے مدخل کو (قبر) وسیع کر، اس کو پانی، برف اولوں سے دھو ڈال، اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اس کے دنیاوی گھر کے بدلے میں بہتر گھر والے عطا فرما اس کو جنت میں داخل فرما، اس کو عذاب قبر اور عذاب نار سے محفوظ رکھ"۔

۶- **جنت میں حضورؐ کا ساتھ پانے کی تمنا:** ربیعہ بن کعب اسلمیؓ کہتے ہیں: میں نبی اکرمؐ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا اور حضورؐ کو ضرورت کے وقت وضو کا پانی پیش کیا کرتا، ایک بار جو میں نے پانی پیش کیا تو حضورؐ نے فرمایا: "مانگو کیا مانگتے ہو"، میں نے کہا جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور، میں نے کہا بس یہی۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر سجدوں میں کثرت سے میری مدد کرو"۔

۷- **جنت میں فقرا کے ساتھ داخلے کی تمنا:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "مہاجرین فقرا کو خوش خبری ہو کہ اللہ نے انھیں سرخرو فرمایا ہے کہ وہ اغنیا سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے"۔ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے، حضرت عبداللہ کہتے ہیں مجھے بھی یہ خواہش ہونے لگی کہ کاش میں بھی ان میں سے ہوتا یا ان کے ساتھ ہوتا۔

۸- **اہل جنت کی تمنا:** ہمام بن منبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "جنت میں تم میں سے کم تر درجے کے جنتی سے کہا جائے گا مانگو یا اپنی آرزو پیش کرو تو وہ اپنی آرزوئیں بیان کرنے لگے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے بس تم نے مانگ لیا جو مانگنا تھا، وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اچھا تو جو کچھ بھی تم نے مانگا اور اتنا مزید تمھیں عطا کرتے ہیں"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے کہا جائے گا جو تم نے مانگا وہ اور اس سے دس گنا ہم نے تمھیں دیا۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ "جنت میں کم تر مرتبے والا شخص بھی ایسا ہو گا کہ وہ اللہ سے مانگے گا تو اس سے کہا جائے گا جو تم نے مانگا ہم نے دیا اور اتنا ہی مزید بھی، سو اب تم یوں اور یوں اور یوں مانگو اور یہ سب اور اتنا ہی مزید تمھیں دیا جائے گا"۔

۹- **گناہ میں ملوث ہونے سے بچنے کی تمنا:** حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمیں قبیلہ جہینہ کی طرف بھیجا۔ چنانچہ ہم نے صبح سویرے جا حملہ کیا اور ان کو شکست سے دوچار کر دیا۔ پھر فرماتے ہیں: میں اور میرے ایک انصاری ساتھی نے ایک شخص کو پکڑا اور جب ہم نے اسے پچھاڑ لیا تو

اس نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا چنانچہ میرے ساتھی نے اسے چھوڑ دیا مگر میں نے اپنے خنجر سے اس کا کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو نبی کریمؐ سے یہ ماجرا بیان کیا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا: "اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! اس نے تو جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا۔ حضورؐ نے (پھر) فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟" حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ بار بار یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں یہ آرزو کرنے لگا کہ کاش اس سے بہتر تو یہ تھا کہ میں اس وقت تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

۱۰۔ **امن کی تمنا کرنا:** حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک رات نبی اکرمؐ آرام نہ فرما سکے اور آپؐ نے فرمایا: "کاش آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی اللہ کا نیک بندہ ایسا ہوتا جو رات بھر میری پہرہ داری کرتا"۔ ہم نے اسلحہ بجنے کی آواز سنی۔ یہ حضرت سعدؓ تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون؟ کہا میں سعد ہوں، آپ کی پہرہ داری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرمؐ محو استراحت ہوئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

انسانی شخصیت کی تعمیر میں تمناؤں کی اپنی اہمیت ہے۔ دل کی زندگی تمناؤں سے ہی ہے۔ جس دل میں تمنا نہیں، وہ دل مردہ ہے۔ نیک انسانوں کی تمنائیں بھی نیک ہوتی ہیں۔ انسان اپنی تمناؤں کا جائزہ لے کر خود دیکھ سکتا ہے کہ وہ کس مقام پر ہے۔ دعاؤں کے ذریعے اچھی تمناؤں کی ترغیب اور تربیت دی گئی ہے۔ قرآنی اور نبوی دعاؤں میں جو کچھ مانگا گیا ہے، ان کو ہمیں اپنی تمناؤں کا محور بنا لینا چاہیے۔ انسان اپنی تمناؤں کے لیے ہی کوشش کرتا ہے۔ تمنا کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ جاتا۔ انسان کی زندگی کی ساری جدوجہد اپنی حقیقی تمنا کے لیے ہوتی ہے۔ جس کی تمنا رضائے الٰہی ہے، اس کی سرگرمیوں کا محور رضائے الٰہی کا حصول ہی ہو گا۔ دنیا میں اچھی زندگی کی تمنا بھی مطلوب و محمود ہے اور اس کے لیے کوشش حسن نیت کے ساتھ ہو تو باعث اجر بھی ہے۔ شیطان کا حربہ یہ ہے کہ وہ انسان کو جھوٹی تمناؤں سے شکار کرتا ہے اور ان کے پیچھے لگا دیتا ہے۔ مومن اپنے آپ کو اس سے بچاتا ہے۔ اچھی تمنائیں رکھتا ہے، اور اللہ سے انھیں پورا کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ان کے لیے دعائیں کرتا ہے اور کوشش بھی کرتا ہے۔

ایک گذارش

ترجمان القرآن، جنوری ۹۱ ---- دسمبر ۹۱، جنوری ۹۲ ---- دسمبر ۹۲ اور جنوری ۹۳ ---- دسمبر ۹۳ کے شمارے درکار ہیں۔ جو حضرات فراہم کر سکتے ہوں، وہ دفتر ترجمان القرآن سے رابطہ کریں۔

رابطہ : مینجر، ترجمان القرآن ۵، اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور